مرزا قادیانی کے ابّا جی سے ملیے!

○ مرزا قادیانی کے والدِ نامحترم کے ساتھ ایک تعارفی نشست
○ قادیانی نبوّت کے "دادا ابو" آئینہ کے رُوبرو

ایک تپتی دوپہر میں مالی سے نظر بچا کر ایک لڑکا گاؤں کے آموں کے باغ میں گھس گیا اور درخت پر چڑھ کر دھڑا دھڑ آم توڑنے لگا۔ آہٹ اور سرسراہٹ سن کر مالی درخت کی جانب لپکا اور لڑکے کو جا پکڑا۔ منہ پر دو چار طمانچے رسید کیے اور غصہ میں لڑکے سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "چل تجھے تیرے باپ کے پاس لیکر چلتا ہوں۔ باقی سزا تجھے وہ دے گا" اور پھر لڑکے کو کالر سے کھینچتے ہوئے کہنے لگا "بتا تیرا باپ کدھر ہے؟" لڑکا منہ بسور کر کہنے لگا "وہ ساتھ والے باغ میں آم توڑ رہا ہے' اس نے ہی میری ڈیوٹی اس باغ میں لگائی ہے اور اسی نے مجھے چپکے چپکے پھل توڑنے اور درخت پر چڑھنے کے فن سکھائے ہیں" یہ سن کر مالی' عالم حیرانی و پریشانی میں کھو گیا کہ الہٰی! یہ کیسے باپ بیٹا ہیں کہ باپ بھی چور اور بیٹا بھی چور! مالی انگلی منہ میں دبائے سوچ کی وادیوں میں گم سم کھڑا تھا کہ لڑکا موقع پا کر بھاگ گیا۔ یہ آپ نے ایک چور باپ اور ایک چور بیٹے کی کہانی سنی' جو آم چور تھے۔ لیکن آج ہم آپ کو ملت اسلامیہ کی خونچکاں تاریخ کے صفحات سے ایک چور باپ بیٹے کی کہانی سناتے ہیں۔ وہ دونوں ملت اسلامیہ کی عظمت و حرمت کے چور تھے۔ وہ دونوں قوم حجاز کی ملی غیرت کے لٹیرے تھے۔ ان دونوں کی تلواروں پر مظلوم مسلمانوں کا خون چمکتا تھا۔ وہ دونوں ملت بیضا کے غدار اور برطانوی گورنمنٹ کے وفادار تھے۔ وہ دونوں قوم مسلم کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مہکتے گلستانوں سے نکال کر صلیب کے منحوس جھنڈے تلے کھڑا کرنا چاہتے تھے۔ باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ اور بیٹے کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ جب کہ مرزا غلام مرتضیٰ کا دوسرا بیٹا اور مرزا غلام احمد قادیانی کا اکلوتا بڑا بھائی مرزا غلام قادر بھی ساری زندگی انہیں شنیع دھندوں میں مصروف رہا۔ مرزا غلام احمد قادیانی انگریزی نبی بنا اور مرزا غلام قادر آزادی کے سپاہیوں کے خلاف فرنگی بے ایمان کا بازوئے شمشیرزن تھا۔ دنیا میں شاید ہی کسی شخص کی اولاد اتنی بدترین ہو۔

قادیانی اپنے نبی کے باپ کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں اور مرزا قادیانی کا اس کے گھر پیدا ہونے کو اس کی عظمت گردانتے ہیں' لیکن ہم نے قادیانی کتب سے حوالے ڈھونڈ ڈھونڈ کر' آئینہ حقیقت میں مرزا قادیانی کے ابے کی

شکل پورے خدوخال کے ساتھ دکھانے کا اہتمام کیا ہے۔ لیجئے مرزا قادیانی کا "ابا" برائے تفصیلی معائنہ آپ کے سامنے حاضر ہے اور آپ بھی اپنی آنکھوں اور دماغوں کو حاضر کر لیجئے!

دربار فرنگی میں مرزا غلام مرتضٰی کی عزت :۔ دربار فرنگی جہاں سے آزادی کے متوالوں کو موت کے پروانے ملتے تھے' کالا پانی یعنی جزائر انڈیمان کے عقوبت خانوں کی سزائیں ملتی تھی' اسی دربار میں غدار وطن مرزا غلام مرتضٰی کی کیا عزت و اہمیت تھی؟ اس واقعہ سے اندازہ لگائیے۔ "بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بلاواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ بٹالہ کے ایک ہندو حجام نے دادا صاحب سے کہا کہ میری معافی ضبط ہو گئی ہے۔ آپ ایجرٹن صاحب فنانشل کمشنر سے میری سفارش کریں۔ دادا صاحب اسے اپنے ساتھ لاہور لے گئے۔ اس وقت لاہور کے شالا مار باغ میں ایک جلسہ ہو رہا تھا۔ دادا صاحب نے وہاں جا کر جلسہ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد ایجرٹن صاحب سے کہا کہ آپ اس شخص کا ہاتھ پکڑ لیں۔ صاحب گھبرایا کہ کیا معاملہ ہے۔ مگر دادا صاحب نے اصرار سے کہا تو اس نے ان کی خاطر اس حجام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس کے بعد دادا صاحب نے صاحب سے کہا کہ ہمارے ملک میں دستور ہے کہ جب کسی کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں تو پھر خواہ سر چلا جائے' چھوڑتے نہیں۔ اب آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا ہے۔ اس کی لاج رکھنا' پھر کہا کہ اس کی معافی ضبط ہو گئی ہے' کیا معافیاں دے کر بھی ضبط کیا کرتے ہیں؟ اس کی معافی بحال کر دیں۔ ایجرٹن صاحب نے اس کی مسل طلب کر کے معافی بحال کر دی۔ یہی ایجرٹن صاحب بعد میں پنجاب کا لیفٹیننٹ گورنر ہو گیا۔ (سیرت المہدی ص ۲۲۸ حصہ اول مصنفہ مرزا بشیر احمد بن مرزا قادیانی)

"مامے دا راج" :۔ "بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ جب ڈیوس صاحب اس ضلع میں مہتمم بندوبست تھا اور ان کا عملہ بٹالہ میں کام کرتا تھا۔ قادیان کا ایک پٹواری جو قوم کا برہمن تھا اور محکمہ بندوبست مذکور میں کام کرتا تھا۔ تایا صاحب مرزا غلام قادر کے

ساتھ گستاخانہ رنگ میں پیش آیا۔ تایا صاحب نے وہیں اس کی مرمت کر دی۔ ڈپٹی صاحب کے پاس شکایت گئی تو اس نے تایا صاحب پر ایک سو روپیہ جرمانہ کیا۔ دادا صاحب اس وقت امرتسر میں تھے۔ ان کو اطلاع ہوئی تو فوراً ایجرٹن صاحب کے پاس چلے گئے اور حالات سے اطلاع دی۔ اس نے دادا صاحب کے بیان پر بلا طلب مسل جرمانہ معاف کرویا۔ (سیرت المہدی ص ۲۲۹ حصہ اول مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

پٹواری صاحب! آپ نے ایسے ہی اپنی مرمت کروائی۔ آپ کو معلوم نہیں تھا کہ آپ نے کتنے بڑے غدار کے بیٹے کے سامنے زبان کھولنے کا جرم کیا۔ پٹواری جی آپ کی خوب پٹائی ہوئی لیکن مجرم کو بلا طلب مسل معاف کر دیا گیا۔

گھر کا قانون :۔ بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔اے کہ ایک دفعہ تایا صاحب پولیس میں ملازم تھے۔ نسبٹ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع نے کسی بات پر ان کو معطل کر دیا۔ اس کے بعد جب نسبٹ صاحب قادیان آیا تو خود دادا صاحب سے ذکر کیا کہ میں نے آپ کے بیٹے کو معطل کر دیا۔ دادا صاحب نے کہا کہ اگر قصور ثابت ہے تو ایسی سخت سزا دینی چاہیے کہ آئندہ شریف زادے ایسا قصور نہ کریں۔ صاحب نے کہا جس کا باپ ایسا ادب سکھانے والا ہو اس کو سزا دینے کی ضرورت نہیں اور تایا صاحب کو بحال کر دیا۔" (سیرت المہدی ص ۲۲۹ حصہ اول مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

ہم اس پیار بھری معطلی اور محبت بھری بحالی پر یہی کہہ سکتے ہیں۔

اس شرط پہ کھیلوں گی پیا تجھ سے میں بازی　　جیتوں تو تجھے پاؤں ہاروں تو پیا تیری

(ناقل)

یا

دل کا کیا ہے اسے منا لیں گے　　وہی ہو گا جو آپ چاہیں گے (ناقل)

شوق حقہ نوشی :۔ " بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ دادا صاحب حقہ بہت پیتے تھے۔ (سیرت المہدی ص

۲۳۰ حصہ اول مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)
نمازیں کھاتے تھے اور حقہ پیتے تھے۔ کیا اعلیٰ شوق پائے تھے' فرنگی نبی کے ابا جان نے! بیٹا فرنگی نبی ہو کر افیم کھاتا تھا اور پلومر کی شراب سے دل بہلاتا تھا اور باپ بنا سپتی نبی کا باپ ہو کر حقے کی نے منہ میں دبا کر گڑ گڑ کی آوازیں نکال کر خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ (ناقل)

تاکید نماز پر برہمی :۔ " بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ قادیان میں ایک بغدادی مولوی آیا۔ دادا صاحب نے اس کی بڑی خاطر و مدارت کی۔ اس مولوی نے دادا صاحب سے کہا' مرزا صاحب آپ نماز نہیں پڑھتے؟ دادا صاحب نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا اور کہا کہ ہاں بے شک میری غلطی ہے۔ مولوی صاحب نے پھر بار بار اصرار کے ساتھ کہا اور ہر دفعہ دادا صاحب یہی کہتے گئے کہ میرا قصور ہے۔ آخر مولوی نے کہا آپ نماز نہیں پڑھتے۔ اللہ آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ اس پر دادا صاحب کو جوش آگیا اور کہا " تمہیں کیا معلوم ہے کہ وہ مجھے کہاں ڈالے گا۔" (سیرت المہدی ص ۲۳۱ حصہ اول مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

جہاں تیرے آقا انگریز کو ڈالے گا' وہیں تجھے ڈالے گا (ناقل)

محفل عیش و طرب :۔ " بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ تایا صاحب کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی تھی اور کئی دن تک جشن رہا اور ۲۲ طائفے ارباب نشاط کے جمع تھے۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۳۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

قارئین! مرزا غلام مرتضیٰ کے بیٹے اور مرزا قادیانی کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہو رہی ہے ...... بزم عیش و طرب آراستہ ہے ...... رقاصاؤں کا حسن عریاں اپنی حشر سامانیاں دکھا رہا ہے ...... ٹھمکے پہ ٹھمکا لگ رہا ہے ...... شریر جسموں کے زاویئے بن اور ٹوٹ رہے ہیں ...... نوٹ لٹائے جا رہے ہیں ...... شہنائیاں بج رہی ہیں ...... گھنگروؤں کی جھنکار ہے ...... سرنگی کی کیں

کیں ہے ..... ڈھولن کی تھاپ ہے ...... باجوں پہ نغموں کی دھنیں ہیں ...... اور قادیانی نبوت کا خاندان بدمستی میں سردھن رہا ہے ...... اور شاید کسی مغنیہ کی رسیلی آواز پہ مرزا غلام مرتضیٰ اپنے دونوں بیٹوں اور دوستوں سمیت بدمست ہو کر لڈی اور دھمال ڈالتا ہوا یہ گا رہا ہو گا۔

"دم مارو دم مٹ جائے غم" (ناقل)

غدار کے بیٹے کی عزت:۔ مرزا غلام مرتضیٰ مرتے وقت اپنے بیٹے مرزا غلام احمد کا ہاتھ اپنے آقا فرنگی کے ہاتھ میں دے گیا تھا اور فرنگی سے کہا تھا کہ میری اس سوغات کو سنبھال کر رکھنا۔ دیکھنے میں تو یہ پھٹا پرانا ہے' لیکن چیز بڑے کام کی ہے۔ یہ تمہارا وہ کام کرے گا جس کے تصور سے ہی بڑے بڑے غدار کانپ جائیں گے۔ انگریز نے بعد میں اسی سوغات سے دعویٰ نبوت کرایا اور مسلمانوں کی وحدت پر کاری ضرب لگائی۔ اپنے دعویٰ نبوت اور خاندانی غدار ہونے کے ناطے مرزا قادیانی کی فرنگی دربار میں کیا قدر و منزلت تھی۔ مندرجہ ذیل مثال اس پر خوب روشنی ڈال رہی ہے۔

"بیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے کہ جب مولوی محمد حسین بٹالوی قتل کے مقدمہ میں حضرت صاحب کے خلاف پیش ہوا تو اس نے کمرے میں آکر دیکھا کہ حضرت صاحب ڈگلس کے پاس عزت کے ساتھ کرسی پر تشریف رکھتے ہیں' اس پر حسد نے اسے بے قرار کر دیا۔ چنانچہ اس نے بھی حاکم سے کرسی مانگی اور چونکہ وہ کھڑا تھا اور اسکے اور حاکم کے درمیان پنکھا تھا' جس کی وجہ سے وہ حاکم کے چہرہ کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے پنکھے کے نیچے سے جھک کر حاکم کو خطاب کیا۔ مگر ڈگلس نے جواب دیا کہ میرے پاس کوئی ایسی فہرست نہیں ہے۔ جس میں تمہارا نام کرسی نشینوں میں درج ہو۔ اس پر اس نے پھر اصرار کے ساتھ کہا۔ تو حاکم نے ناراض ہو کر کہا کہ بک بک مت کر پیچھے ہٹ اور سیدھا کھڑا ہو جا۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۴۸ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

انگریزوں کا نوکر:۔ مرزا قادیانی اپنے باپ کی غداریوں پر گواہی دیتا ہوا کہتا ہے۔

" اور میرا باپ اس طرح خدمات میں مشغول رہا۔ یہاں تک کہ پیرانہ سالی

تک پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت آگیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عندالضرورت خدمات بجا لاتا رہا۔ یہاں تک کہ سرکار انگریز نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز کیا اور ہر وقت اپنی عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غم خواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی اور اس کو اپنے خیر خواہوں میں سے سمجھا۔ (نورالحق حصہ اول ص ۲۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

لعنت بر پدر فرنگ (ناقل)

باپ کے بعد بیٹے' مسند غداری پر :۔ مرزا غلام احمد نے اپنے دونوں بیٹوں کی تربیت ایسے زہریلے انداز سے کی کہ اس کی موت کے بعد اس کے دونوں بیٹے اس سے زیادہ انگریز کے وفادار اور مسلمانوں کے لئے جفا دار ثابت ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے باپ کے ناپاک مشن کو خوب چلایا۔ اس بات کی گواہی مرزا قادیانی سے سنئے۔

" پھر جب میرا باپ فوت ہو گیا۔ تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا۔ جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسے ہی اس کے شامل حال ہو گئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا۔ پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی" (نور الحق حصہ اول ص ۲۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

اور شیطان کی قیادت میں آج تک تیری ناپاک ذریت تیرے ناپاک نقش قدم پر چل رہی ہے۔ (ناقل)

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کا سپاہی :۔ " میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے' میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔ جن کو دربار انگریزی میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گرفن صاحب کی "تاریخ رئیسان پنجاب" میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور

گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے' پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کی گزر گاہ پر خضداروں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔" (کتاب البریہ اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء ص ۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

غدار خاندان کا سربراہ :۔ " سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے۔" (مرزا قادیانی کی لیفٹیننٹ گورنر بہادر کے حضور درخواست مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۸ ۔ ۹ ۔ ۱۱ مولفہ میر قاسم علی قادیانی)

انگریزوں کا پرورش کردہ خاندان :۔ مرزا غلام مرتضیٰ کا خاندان انگریزوں کا پالا پوسا خاندان تھا۔ جن کی ہر جائز و ناجائز ضرورت پورا کرنا اور ان کی ہر طرح سے حفاظت کرنا برطانوی گورنمنٹ کا فرض تھا۔ اس موضوع پر مرزا قادیانی کس فخر کے ساتھ اظہار خیال کرتے ہوئے کہتا ہے۔

" ہمارا جاں نثار خاندان سرکار دولت مدار (سلطنت انگلشیہ) کا خود کاشتہ پودا ہے۔ ہم نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے بھی کبھی دریغ نہیں کیا۔" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا غلام قادر کی موت پر انگریزی حکومت کا تمغہ خدمت :۔ " مرزا قادیانی کے باپ کے جہنم رسید ہونے پر پنجاب کے فنانشل کمشنر نے مرزا قادیانی کے بڑے بھائی مرزا غلام احمد کے پاس ۱۹ جون ۱۸۷۶ء کو جو مراسلہ بھیجا اس میں تعزیتی کلمات کے بعد لکھا گیا مضمون پیش خدمت ہے۔

"Ghulam Murtaza who was a great well wisher and faithful Chief of Government. In consideration of your family services, I will esteem you with the same respect as that on your loyal father, I will keep in mind the restoration welfare of your family when a favourable opportunity occurs"

ترجمہ : " مرزا غلام مرتضیٰ سرکار انگریز کا اچھا خیر خواہ اور وفادار رئیس تھا' آپ کے خاندان کی خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم آپ کی بھی اسی طرح عزت کریں گے' جس طرح تمہارے وفادار باپ کی کی جاتی تھی۔ ہم کو اچھے موقع کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابجائی کا خیال رہے گا۔" (المرقوم ۲۹ جنوری ۱۸۷۶ء کتاب البریہ مصنفہ مرزا قادیانی)

خوب عہد نبھا رہے ہو۔ آج بھی اس کے پڑ پوتے مرزا طاہر کو لندن میں سینے سے لگائے بیٹھے ہو۔ دنیا کی یہ دو اسلام دشمن قومیں اس عہد کو کیوں نہ نبھائیں' دونوں ایک دوسرے کی ضرورت ہیں' دونوں کے مقاصد ایک ہیں اور دونوں کی منزل ایک ہے!

غدار نامہ یا اعمال نامہ :۔ قادیانیوں کی نئی نسل سے میں دست بستہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار کر اور خالی الذہن ہو کر دربار فرنگی سے مرزا قادیانی کے باپ مرزا غلام مرتضیٰ اور بھائی مرزا غلام قادر کے نام جاری ہونے والے ان خطوط کو پڑھیں' جن کے ہر ہر لفظ سے غداری کی بدبو اٹھتی ہے اور جن کی ہر ہر سطر سے ضمیر فروشی و وطن فروشی کا تعفن پیدا ہوتا ہے اور پھر اس خاندان سے انگریز کو اپنی انگریزی نبوت چلانے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے صورت میں جھوٹا نبی ملتا ہے جو ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے عقیدہ ختم نبوت پر حملہ آور ہوتا ہے اور ہندوستان کے غلام مسلمانوں کو مزید غلامی کے قعر مذلت میں گرانے کے لئے جہاد کے حرام ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ قادیانی نوجوانو! ان خطوط کو پڑھ کر فکر کے اعتکاف میں بیٹھ کر سوچنا کہ تم کس قبیلے کے ساتھ وابستہ ہو؟ تمہاری آخرت کس

کے ساتھ وابستہ ہے؟ خدا نے آنکھیں دی ہیں دیکھو' خدا نے دماغ دیا ہے۔ پرکھو' سوچو' کیونکہ آمد عزرائیل کے بعد ہر سوچ لا حاصل ہو گی!

" مرزا صاحب مشفقی مہربان دوستان مرزا غلام مرتضیٰ خاں صاحب رئیس قادیان' بصد شوق ملاقات واضح ہو کہ پچاس گھوڑے مع سواران زیر افسری مرزا غلام قادر برائے امداد سرکاری و سرکوبی مفسدان مرسلہ آن مشفق ملاحظہ سے گذرے۔ ہم اس ضروری امداد کا شکریہ ادا کر کے وعدہ کرتے ہیں کہ سرکار انگریزی آپ کی اس وفاداری اور جاں نثاری کو ہرگز فراموش نہ کرے گی۔ آں مشفق اس مراسلہ کو بمراد اظہار خدمات سرکار اپنے پاس رکھیں۔ تاکہ آئندہ افسران انگریزی کو آپ کے خاندان کی خدمات کا لحاظ رہے۔ فقط

(الراقم مسٹر جیمس نسبٹ صاحب) بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور

دستخط بحروف انگریزی ۵۷ء مقام گورداسپور

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد مرتضیٰ صاحب حضرت صاحب کے والد ماجد تھے۔ جنہوں نے ۱۸۵۷ کے غدر کے موقعہ پر اپنی گرہ سے پچاس گھوڑے اور ان کا سارا سازو سامان مہیا کر کے اور پچاس سوار اپنے عزیزوں اور دوستوں سے تیار کر کے سرکار کی امداد کے لئے پیش کئے تھے۔

از پیش گاہ (مسٹر جیمس نسبٹ (صاحب بہادر) ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور

دستخط بحروف انگریزی (مہر دفتر ڈپٹی کمشنر گورداسپور)

عزیز القدر مرزا غلام قادر ولد مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان۔

بمقابلہ باغیاں ناعاقبت اندیش ۵۷ء آں عزیز القدر نے بمقام میر تھل اور ترموں گھاٹ جو شجاعت اور وفاداری سرکار انگریزی کی طرف سے ہو کر ظاہر کی ہے۔ اس سے ہم اور افسران ملٹری بدل خوش ہیں۔ ضلع گورداسپور کے رئیسوں میں سے اس موقعہ پر آپ کے خاندان نے سب سے بڑھ کر وفاداری ظاہر کی ہے' آپ کے خاندان کی وفاداری کا سرکار انگریزی کے افسران کو ہمیشہ مشکوری کے ساتھ خیال رہے گا۔ یہ جلدوئے اس وفاداری کے ہم اپنی طرف سے آں عزیز القدر کو یہ سند بطور خوشنودی

مزاج عطا فرماتے ہیں۔

الرقوم یکم اگست ۱۸۵۷ء

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ مرزا غلام قادر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے جو حضرت صاحب سے چند سال بڑے تھے اور ۱۸۸۳ء میں فوت ہوئے۔

دستخط بحروف انگریزی جنرل نکلسن بہادر

تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا قادر خلف مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان۔

" چونکہ آپ نے اور آپ کے خاندان نے بمقابلہ باغیان بداندیش و مفسدان بدخواہ سرکار انگریزی غدر ۱۸۵۷ء میں بمقام ترموں گھاٹ و میر تھل وغیرہ نہایت ولدہی اور جاں نثاری سے مدد دی ہے۔ اور اپنے آپ کو سرکار انگریزی کا پورا وفادار ثابت کیا ہے اور اپنے طور پر پچاس سوار معہ گھوڑوں کے بھی سرکار کی مدد اور مفسدوں کی سرکوبی کے واسطے امداد دیئے ہیں۔ اس واسطے حضور ایں جناب کی طرف سے بنظر آپ کی وفاداری اور بہادری کے پروانہ ہذا سنداً آپ کو دے کر لکھا جاتا ہے کہ اس کو اپنے پاس رکھو۔ سرکار انگریزی اور اس کے افسران کو ہمیشہ آپ کی خدمات اور ان حقوق اور جاں نثاری پر جو آپ نے سرکار انگریزی کے واسطے ظاہر کئے ہیں۔ احسن طور پر توجہ اور خیال رہے گا۔ اور ہم بھی بعد سرکوبی و انتشار مفسدان آپ کے خاندان کی بہتری کے واسطے کوشش کریں گے اور ہم نے مسٹر نسبٹ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو بھی آپ کی خدمات کی طرف توجہ دلا دی ہے۔ فقط

الرقوم اگست ۱۸۵۷ء

Mirza Ghlam Murtaza Khan
Chief of Qadn

As you rendered great help in enlisting sowars and supplying horses to Government the Mutiny of 1857 and maintained loyalty since its begining up-to-date and thereby

gained the favour of the Government a khilat worth Rs.200/= is presented you in recognition of good services and as a reward for your loyalty.

Moreover in accordance with the wishes of Chief Commissioner as conveyed in his No. 576, dated 10th August, 1858, this parwana is addressed to you as a token of satisfaction of Government for your fidelity and repute.

Financial Commissioner

Punjab

تہور و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضٰی رئیس قادیان بعافیت باشندہ از آنجد کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت و خیر خواہی و مدد دہی سرکار دولتمدار انگلشیہ درباب نگہداشت و بہم رسانی اسپان بخوبی بمنصہ ظہور پہنچی۔ اور شروع مفسدے سے آج تک آپ بدل ہوا خواہ سرکار رہے۔ اور باعث خوشنودی سرکار ہوا۔ لہذا تعلق اس خیر خواہی اور خیر سگالی کے خلعت مبلغ دو صد روپیہ سرکار سے آپ کو عطا ہوتا ہے۔ اور حسب منشا چٹھی صاحب کمشنر بہادر نمبر ۵۷۶ مورخہ اگست ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی سرکار و نیک نامی وفاداری بنام آپ لکھا جاتا ہے۔

مرقومہ تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء

نقل مراسلہ

فنانشل کمشنر پنجاب مشفق مہربان

دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان حفظ

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan
Chief of Qadian

I have persued your application reminding me of your and your family's past services and rights. I am well aware that since the introduction of the British Government you and your family have certainly remained devoted faithful and steady subjects and that your rights are really worthy of regard. In every respect you may rest assured and satisfied that the British Government will never forget your family's rights and servises which will receive due consideration when a favourable opportunity offers itself.

You must continue to be faithful and devoted subjects as in it lies the satisfaction of the Government and your welfare.

Robert Casts
Commissioner Lahore

مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان حفظ

عریضہ شما مشعر بیاد دہانی خدمات و حقوق خود و خاندان خود بملاحظہ حضور ایں جانب درآمد۔ ماخوب مید انیم کہ بلاشک شما و خاندان شما از ابتدائے دخل و حکومت سرکار انگریزی جاں نثار وفا کیش ثابت قدم ماندہ رید و حقوق شما دراصل قابل قدر اند۔ بہر بہنج تسلی و تشفی دارید۔ سرکار انگریزی حقوق و خدمات خاندان شما ہرگز فراموش نخواہد کرو۔ بموقعہ مناسب بر حقوق و خدمات شما غور و توجہ کروہ خواہد شد۔ باید کہ ہمیشہ ہوا خواہ و جان نثار سرکاری انگریزی بمانند کہ دریں امر خوشنودی سرکار و بہبودی شما متصوراست۔ فقط

المرقوم ۱۱ جون ۱۸۴۹ء

مقام لاہور انار کلی

نقل مراسلہ

رابرٹ کسٹ صاحب بہادر ۔ کمشنر لاہور

فرنگی کے اقتدار کو استحکام دینے کے لئے اپنا تن من دھن وقف کرنے والے ننگ دین وننگ وطن مرزا غلام مرتضیٰ!

دسترخوان انگریز کی جھوٹی ہڈیاں چوسنے والے ضمیر فروش و وطن فروش مرزا غلام مرتضیٰ!

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے سپاہیوں کے قاتل مرزا غلام قادر کے مجرم باپ مرزا غلام مرتضیٰ!

بناسپتی نبی مرزا قادیانی کے منحوس والد مرزا غلام مرتضیٰ

فخر ابلیس، امام تلبیس، مرزا بشیر الدین کے دادا مرزا غلام مرتضیٰ!

کذاب زماں مرزا ناصر اور دجال عصر مرزا طاہر کے پڑدادا مرزا غلام مرتضیٰ! اگر ہوائیں میری آواز تیری قبر کی مٹی کو چیر کر تیرے کانوں تک پہنچا دیں تو غدار دین وملت! سن لے جس فرنگی کی حکومت کو دوام بخشنے کے لئے تو نے اپنی دنیاو آخرت برباد کی۔ وطن کے بیٹوں کی سرفروشیوں سے وہ ہندوستان سے بوریا بستر باندھ کر کب کا جا چکا ہے اور ہندوستان آزاد ہو چکا ہے۔ تیرے مدعی نبوت بیٹے مرزا قادیانی نے جس قوم کے دل سے حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جذبہ جہاد نوچنے کی کوشش کی تھی۔ اس قوم کے فرزندوں نے عشق رسولؐ میں ڈوب کر اور جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر پاکستان میں قادیانی امت کو کافر قرار دے دیا ہے۔ انگریز نے قلب مسلم میں جھوٹی نبوت کا زقوم کا جو درخت لگانے کی جو ناپاک جسارت کی تھی، آج وہ درخت مسلمانوں نے جڑوں سمیت اکھیڑ کر انگریز کی گود میں پھینک دیا ہے۔ وہ قرآن جس کے کروڑوں نسخے انگریز نے جلائے اور تیرے بیٹے مرزا قادیانی نے جس قرآن میں تحریف و تبدل کے طوفان اٹھائے، آج وہی قرآن برطانیہ کی فضاؤں میں گونج رہا ہے اور وہاں تحفظ ختم نبوت کے لئے عظیم الشان کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں۔ اور ہاں یہ بھی سن لے کہ وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کی سب سے زیادہ نحوست خود

برطانیہ پر پڑی ہے۔ وہ برطانیہ جس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ اس کی سلطنت کئی ملکوں میں بٹ گئی۔ آج برطانیہ بالکل سمٹ گیا ہے اور مزید سمٹتا جا رہا ہے۔ اقتصادی اور معاشی مسائل نے اسے اپنے طاقتور جبڑوں میں کس رکھا ہے۔ اور یوں محسوس ہو رہا ہے' جیسے برطانیہ کے دونوں کانوں کے ساتھ منہ لگا کر وقت پوری آواز سے کہہ رہا ہے۔

اسلام کا پرچم نہ جھکا ہے نہ جھکے گا
پھونکوں سے یہ فانوس بجھا ہے نہ بجھے گا